ادبیات

غزل

جناب عنوان چشتی (لکچرر جامعہ ملیہ اسلامیہ - نئی دہلی)

اب دست زیرِ سنگ بہ تدبیر کھینچ لے — مجبور دیکھ کر نہ وہ شمشیر کھینچ لے
اخلاق کی نگاہ میں نا دیدنی، سہی — عریاں ہے اب سماج کی تصویر کھینچ لے
یہ ارتباطِ شعلہ و شبنم بھی خوب ہے — دشمن کے ساتھ دوست کی تصویر کھینچ لے
احساس کا عذاب ہے جب قدرِ مشترک — پھر کون، کس کی روح سے یہ تیر کھینچ لے
اتنا بھی طنز ٹھیک نہیں ہے کہ امن دوست — مجبور ہو کے میان سے شمشیر کھینچ لے
عنواںؔ پھر پلٹ کے یہ شاید نہ آسکے — جاتی ہوئی بہار کی تصویر کھینچ لے

غزل

جناب خضور نیروی

آفت میں ہے دل زلفِ گرہ گیر کی خاطر — زنداں سے نکلتا نہیں زنجیر کی خاطر
ملنا ہیں نجانے ابھی کتنوں کو سزائیں — جو مجھ سے ہوئی ہے اُسی تقصیر کی خاطر
اللہ کرے جو مرے دل میں ہے، وہی ہو — میں خواب بیاں کرتا ہوں تعبیر کی خاطر
دیکھا ہے ہر روز نیا چاک گریباں — دیوانگیِ شوق کو تشہیر کی خاطر
دل کتنے ہوئے خون، جگر کتنے ہوئے چاک — اک حرفِ محبت ہی کی تفسیر کی خاطر
بنتے ہیں جہاں دار و رسن، خنجر و شمشیر — مجرم بھی وہاں ڈھلتے ہیں تعزیر کی خاطر
خوں کتنا بہا ہے تری شمشیر زنی سے — خوں کتنا بہے گا تری شمشیر کی خاطر
پھولوں پہ مرے خون کے چھینٹوں کو صبا نے — چھڑکا ہے فراوانیِ تاثیر کی خاطر
وہ کج کلہی دستِ ستم میں نہ ہو ورنہ — گردن مری خم ہے ابھی شمشیر کی خاطر
بے خواب رہا تیرے تصور کی بدولت — اور خواب بھی دیکھے تری تصویر کی خاطر